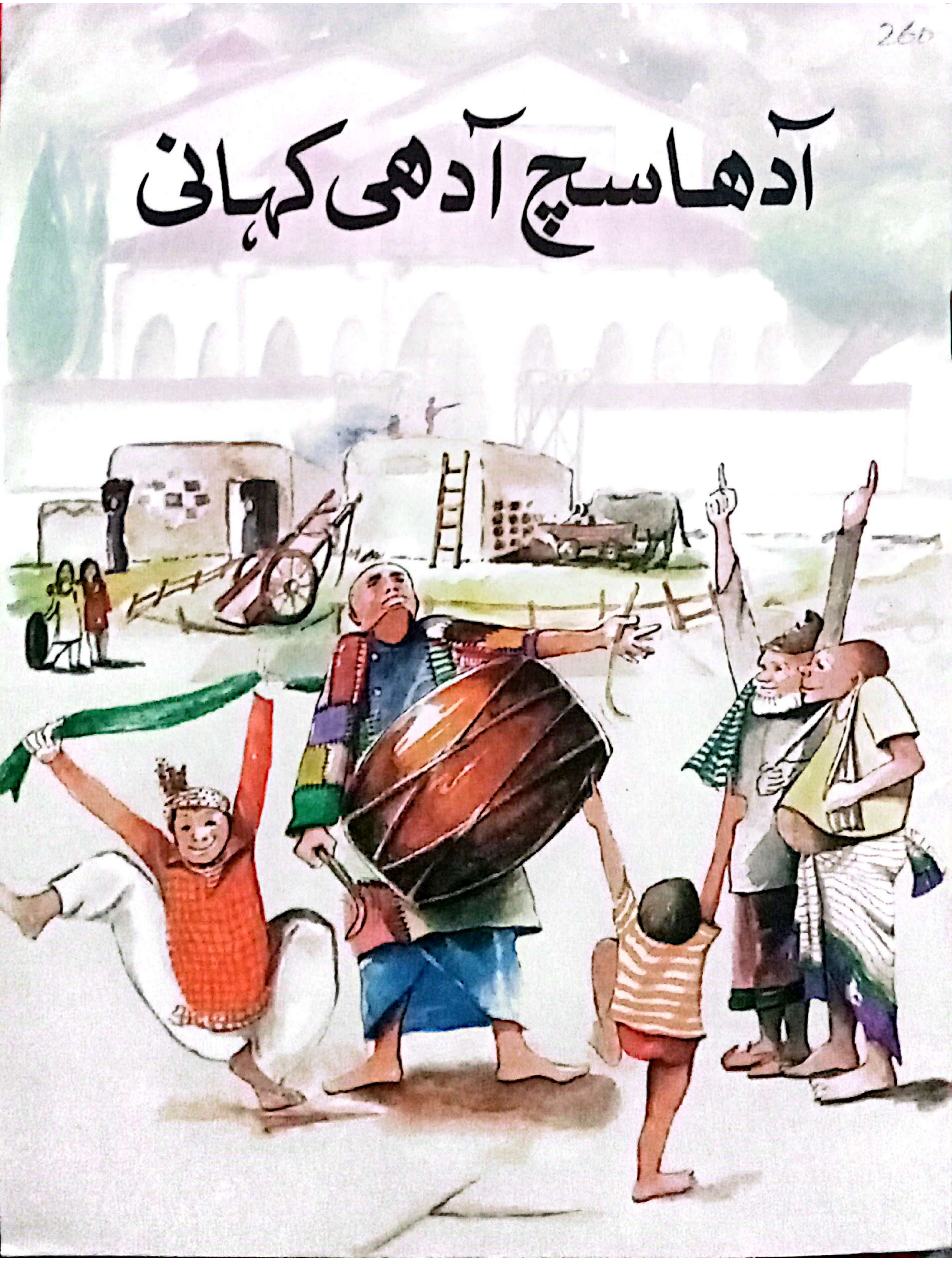
آدھا سچ آدھی کہانی



ملکیّت حکومتِ پنجاب

آدھا سچ آدھی کہانی



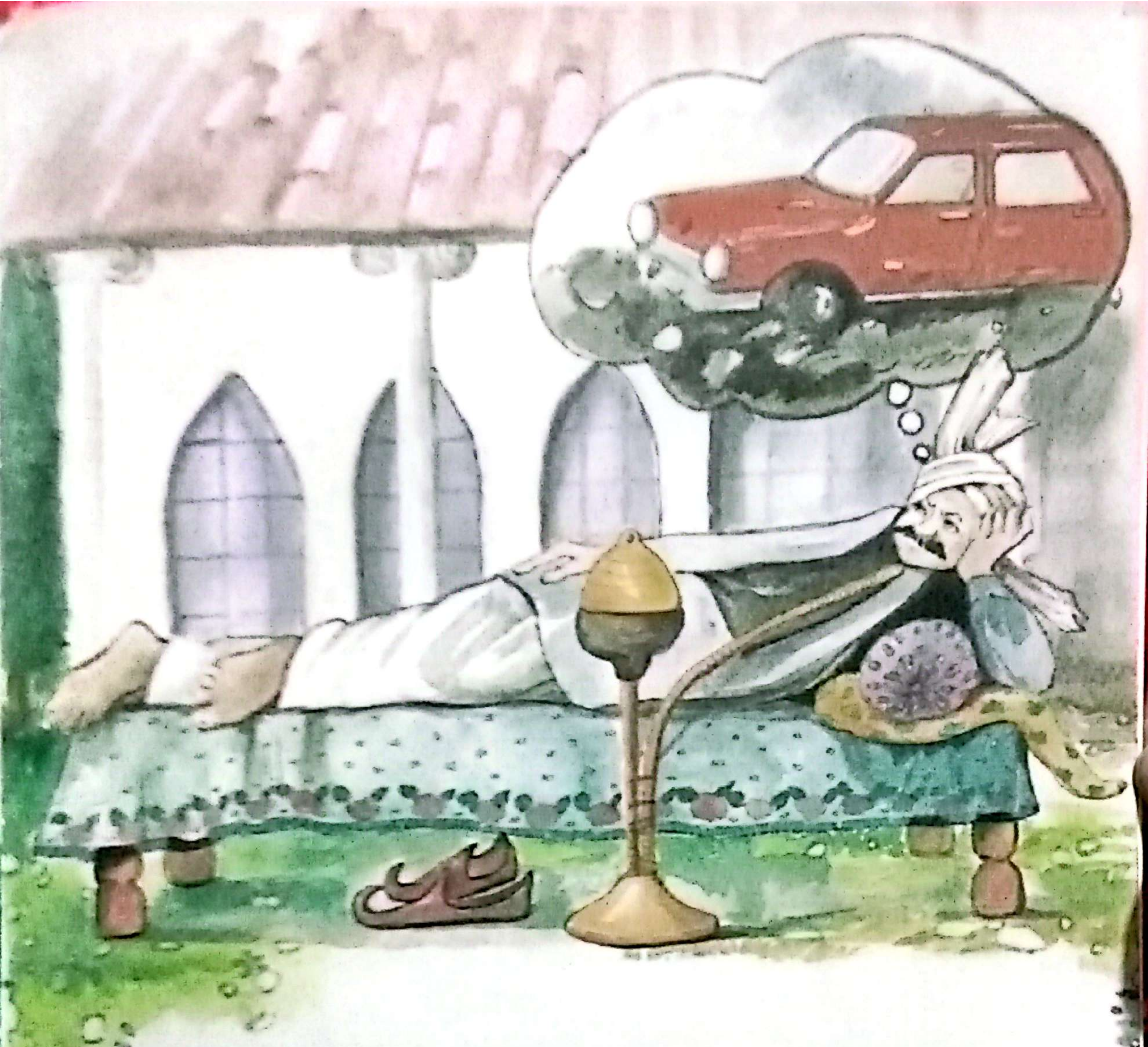
MAQBOOL ACADEMY
مقبول اکیڈمی لاہور
DFID Department For International Development
PMSP Punjab



سمی مسلی ایک غریب ڈھول بجانے والا تھا۔ وہ برساتی نالے کے کنارے رہا کرتا۔ یہ نالا برسات کے دنوں میں پانی سے بھر جاتا۔ مگر نالے کا پانی کبھی سمی کی جھونپڑی تک نہ پہنچتا۔ کیوں کہ جھونپڑی ایک چھوٹی سی پہاڑی پر واقع تھی جو پانی کا رُخ موڑ دیتی۔

سمی مُسلّی اپنی بستی میں بہت مشہور تھا۔ لوگ اُسے پسند کرتے تھے۔
شام کے وقت بستی کے لوگ سمی مُسلّی کے ڈھول کو سُننے کے لئے
اپنے اپنے گھروں سے نکل آتے۔ لوگ اُسے کھانا لاکر دیتے
اور کبھی کبھی تھوڑے پیسے بھی۔





بستی کا ایک زمیندار 'ملک صاحب' سمی مُسلّی کی جھونپڑی کے قریب ہی رہتا تھا۔ ایک دن اُس نے ایک بڑی اور نئی گاڑی خریدنے کا فیصلہ کیا۔ لیکن پہلے اُس نے اپنی گاڑی کے لئے ایک بڑی اور چوڑی سڑک بنانے کا فیصلہ کیا جو اس کی بڑی حویلی تک جائے ۔

مگر سی کی جھونپڑی اِس سڑک کے درمیان میں آتی تھی۔

لیکن ملک صاحب نے اِس کی کوئی پرواہ نہ کی۔




"اُس ڈھول بجانے والے سے کہو کہ اپنی جھونپڑی چھوڑ کر کہیں اور
چلا جائے۔ اگر وہ جھونپڑی چھوڑنے سے انکار کرے تو اُسے دھکے دے
کر نکال دو اور اُس کی جھونپڑی گرا دو۔"



ملک صاحب کا پیغام سمی مُسلّی تک پہنچا دیا گیا "سمی! ملک صاحب یہاں سڑک تعمیر کروانا چاہتے ہیں۔ تم اپنی جھونپڑی چھوڑ کر کہیں اور چلے جاؤ۔"

"میرا تو کوئی رشتے دار نہیں ہے، میں کہاں جاؤں گا۔ اب میں کیا کروں؟" سمی اُداس ہو کر بولا۔

کئی دنوں تک سمی اپنی چھوٹی سی جھونپڑی کے دروازے پر بیٹھا رہا۔ اُس نے اپنا ڈھول بھی نہ بجایا۔ وہ اُداس اور ڈرا ہوا تھا۔

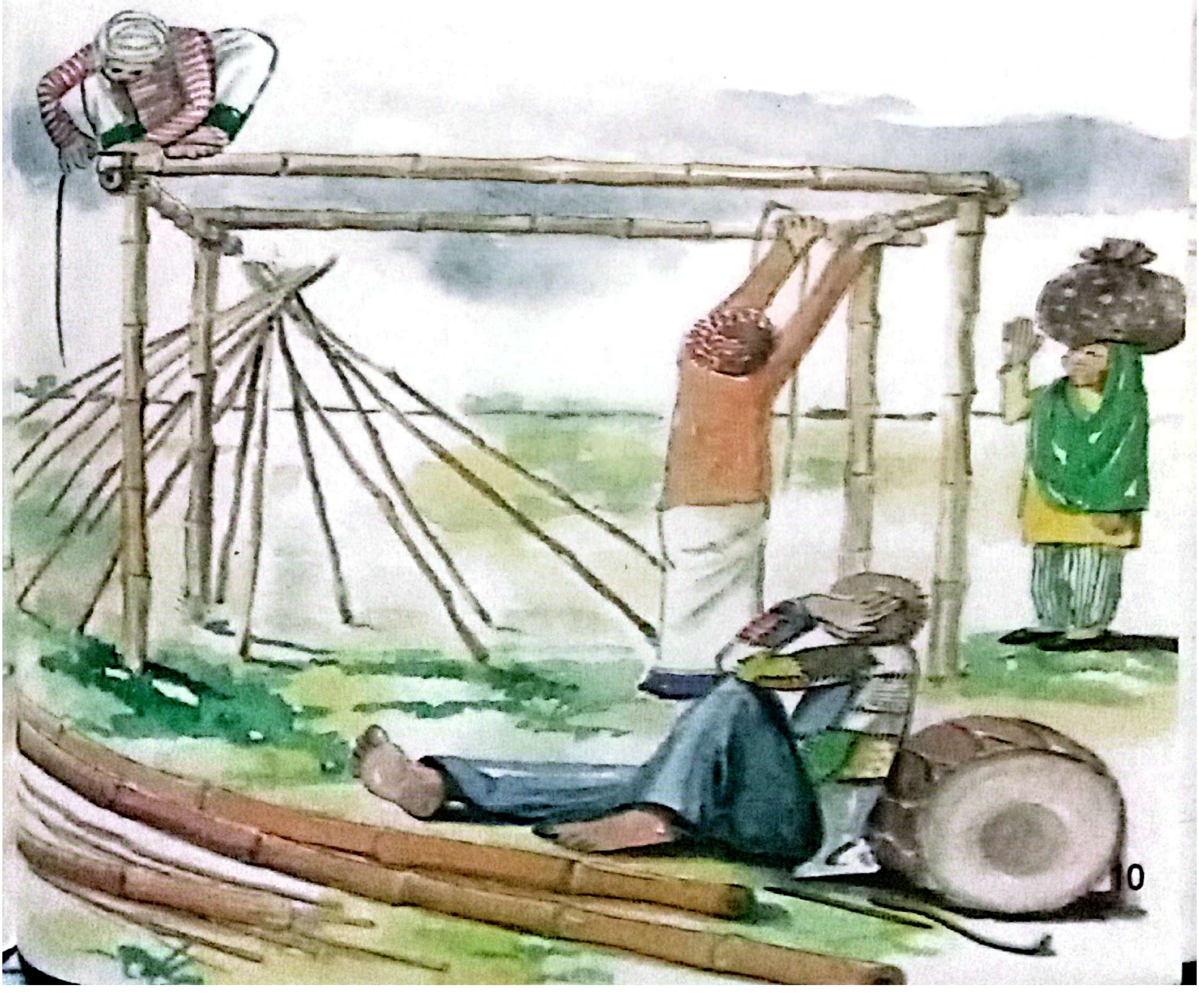


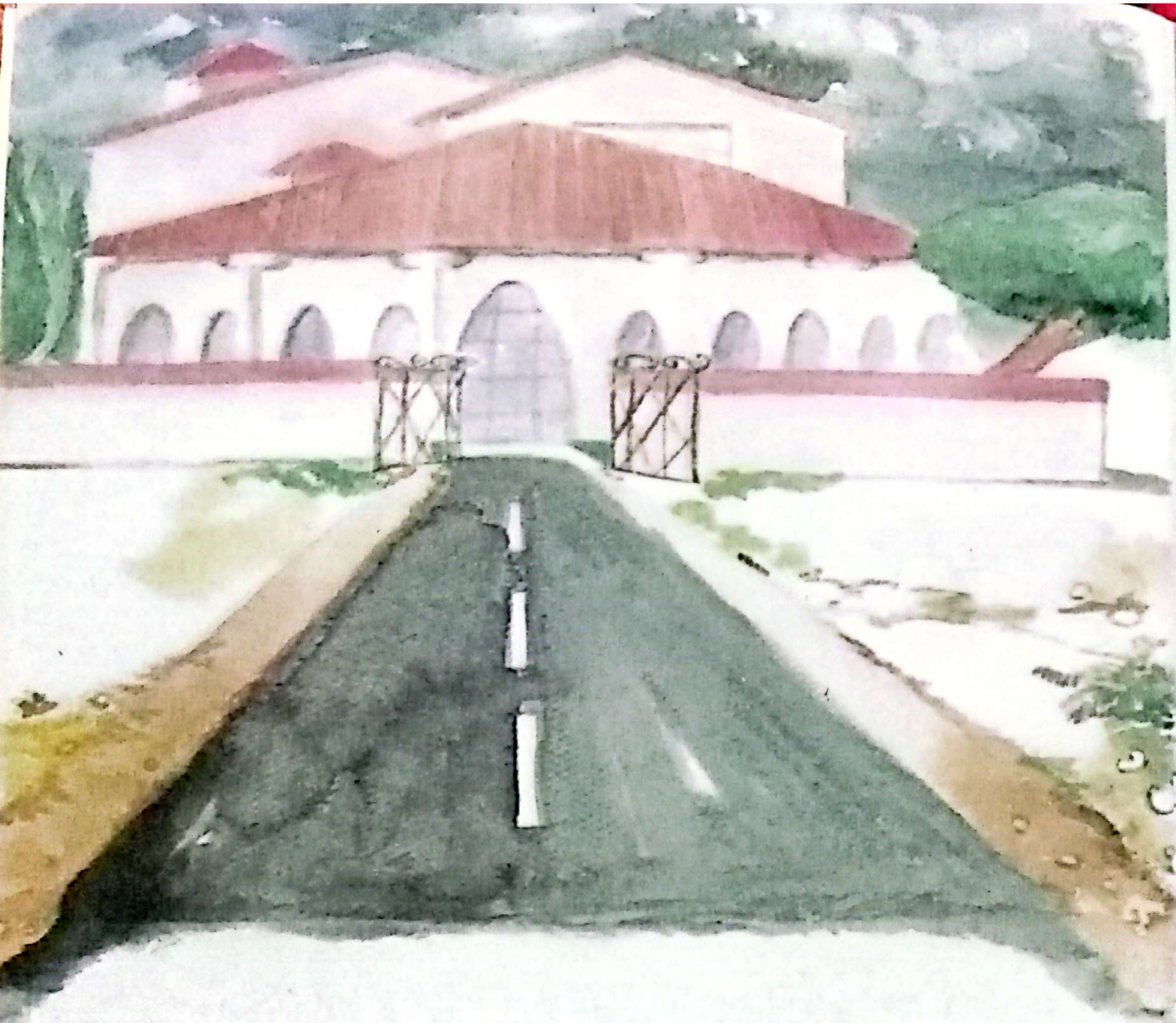
تھوڑے دنوں بعد ملک صاحب کے آدمی آئے۔ اُنھوں نے سمی کی جھونپڑی گرائی۔ اُسے بے رحمی سے پکڑا اور گھسیٹ کر لے گئے۔

پھر اُنھوں نے ملک صاحب کے گھر تک نئی سڑک بنانی شروع کر دی۔



بستی والے سمی کے لئے بہت پریشان ہوئے۔ لیکن ملک صاحب سے خوف زدہ ہونے کے باوجود اُنھوں نے سمی کے لئے ایک جگہ ڈھونڈی جونالے سے ہٹ کر تھی۔ اُنھوں نے وہاں سمی کے لئے بانس کی جھونپڑی بنادی۔





جلد ہی برسات کا موسم شروع ہونے والا تھا۔
زوردار بارشوں سے سیلاب کی بھی توقع تھی۔

جلد ہی نئی سڑک تعمیر ہو گئی۔ مگر سڑک بنانے کے لئے
ملک صاحب کے آدمیوں نے وہ چھوٹی سی حِفاظتی پہاڑی
ہٹا دی جہاں سمی مُسلّی کی جھونپڑی تھی۔ سیلاب کا پانی
زمیندار کی حویلی کے قریب سے قریب تر ہوتا گیا۔





سمی اور گاؤں والوں نے یہ سب دیکھا تو مدد کے لئے دوڑے۔
اُنھوں نے ریت کے تھیلے رکھ کر اور نالیاں کھود کر پانی کا رُخ
موڑ دیا۔ زمیندار کی حویلی پانی سے بچ گئی۔



ملک صاحب اپنے کیئے پر شرمندہ تھے۔ اُن کے آدمی، سمی سے معافی مانگنے کے لئے آئے۔ اِس کے علاوہ ملک صاحب نے سمی کو نیا گھر بنا کر دینے کا بھی وعدہ کیا۔



اگلے سال ملک صاحب نے اپنی بیٹی کی شادی میں
سمی کو ڈھول بجانے کے لئے بلایا۔
اور اُسے انعام واکرام بھی دیا۔



آدھا سچ آدھی کہانی

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بااثر لوگ اپنے پیسے اور طاقت کے گھمنڈ میں کمزور اور غریب لوگوں کے ساتھ زیادتی کر جاتے ہیں۔ مگر اچھا انسان تو وہی ہے جسے اپنی زیادتی کا احساس ہو اور وہ اس کی معافی بھی مانگ لے۔

گاؤں کے پس منظر میں لکھی گئی اس کہانی سے ہم سب بالعموم اور گاؤں کے بچے بالخصوص محظوظ ہوں گے۔ روایتی سی اس کہانی کا مرکزی کردار سمی ڈھول بجانے والا ہے۔ جسے زمیندار اور اس کے اشاروں پر کام کرنے والے آدمی اس کے گھر سے بے گھر کر دیتے ہیں۔ پھر سمی کی مدد کرنے کو گاؤں والے آئے اور۔۔۔۔ جاننے کے لئے کہانی ''آدھا سچ آدھی کہانی'' پڑھیے اور بتایئے کہ اس میں کتنا سچ اور کہانی کتنی ہے؟

PMSP Punjab

MAQBOOL ACADEMY
مقبول اکیڈمی لاہور

DFID Department for International Development